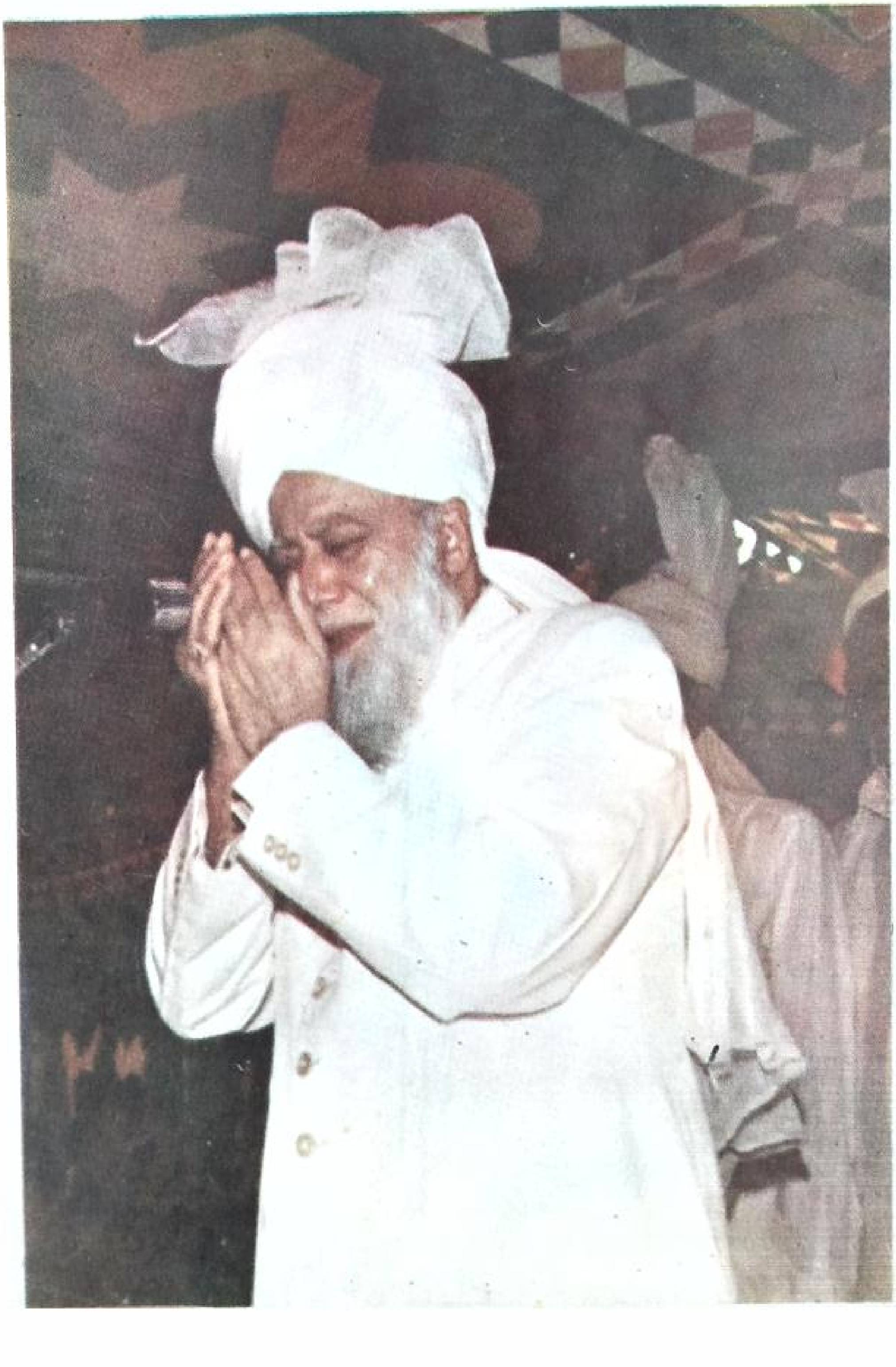
جماعت سے خطاب



حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

جماعت سے خطاب

بموقعہ سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء

تعارف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵؍اکتوبر ۱۹۷۹ء کو انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں جو اختتامی خطاب فرمایا تھا اس میں حضور نے جماعت کی علمی اور اخلاقی ترقی کے ایک اہم پروگرام کی تفصیلات بیان فرمائی تھیں۔

حضور کا یہ معرکہ آرا خطاب کتابی شکل میں طبع کروا کر احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہے۔ ہر فردِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس خطاب کا بغور مطالعہ کرے اور حضور کے بیان فرمودہ پروگرام پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے۔ تا کہ ہم پیار کے ساتھ دنیا کے دل خدا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے میں کامیاب ہوسکیں۔

(ناشر)

نام کتاب ... ... جماعت سے خطاب

تاریخ طبع ... ... جون ۱۹۸۰ء

کتابت ... ... سیّد محمّد باقر خوشنویس۔ ربوہ

تعداد اشاعت ... ... دس ہزار

پرنٹر ... ... سن رائز پیکجز ۸۔ ڈیوس روڈ لاہور

الناشر ... ... مجیب الرحمٰن درد ۱۲ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تشہد و تعوّذ اور سُورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"سُورۂ انفال کی پانچویں آیت یُوں ہے۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مذکورہ بالا صفات رکھنے والے جن کا ذکر پہلی چار آیات میں آیا ہے سچّے مومن ہیں۔ ان کے ربّ کے پاس ان کے لئے بڑے بڑے مدارج، بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔ اس سے ہمیں پتہ لگا کہ مومن دو قسم کے ہیں قرآنی اصطلاح میں۔ ایک وہ جنہیں اس آیت میں اَلْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کہا گیا ہے، سچّے مومن۔ ایک وہ مومن ہیں جو مومن تو ہیں مگر ان کے لئے قرآنِ عظیم نے سچے مومن کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ لفظاً نہ معناً۔

اس آیت میں سچّے مومنوں کے لئے تین وعدے دیئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کے حضور ان کے درجات ہیں۔ درجات کے متعلق قرآن کریم نے دوسرے مقامات پر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ سچّے مومن وہ ہیں جو علم حقیقی رکھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ رفیع الدرجات ہیں۔ اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہر شخص، ہر قوم کے لئے اس کے اعمال

کے مطابق اللہ تعالیٰ نے درجات مقرر کئے ہوئے ہیں۔

بخشش کا سامان جو یہاں کہا گیا قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بخشش کے تین بنیادی سامان ہیں۔ ایک تو دُعا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو انسان جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پاتا ہے اور یہ تمام دوسرے سامانوں کی بنیاد ہے۔ دوسرے ہجرت ہے۔ یعنی ہوائے نفس کی یلغار سے بچنا اور دُنیا کی طرف مائل ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا اور ہر گندگی کو اپنے وجود سے نکال باہر کرنا اور کوشش کرنا کہ انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پاک اور مطہّر بن جائے۔ بخشش کا تیسرا اصولی سامان جس کا قرآنِ عظیم میں ذکر کیا گیا ہے وہ مجاہدہ ہے۔ مجاہدہ اپنے نفس کے خلاف بھی ہوتا ہے۔ اور مجاہدہ حقیقتاً ہر اس طاقت کے خلاف ہے (اصطلاحی معنیٰ میں) جو طاقت کہ انسان کو خدا سے دُور لے جانے کی کوشش کرتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ مَیں نے بخشش کے سامان تمہارے لئے پَیدا کر دیئے، میری ہدایت کے مطابق میری رضا کے حصُول کے لئے ان سامانوں کو استعمال کرو اور میرے پیار کو حاصل کرو۔

تیسری چیز جس کا یہاں ذکر ہے وہ انعام جو مومنوں کو دیا جائے گا وہ رزقِ کریم ہے محض رزق نہیں کہا۔ خدا تعالیٰ بڑا دیا لُو ہے اور سب ہی کو دیتا ہے۔ مومن ہو یا کافر کسی سے بُخل نہیں کرتا۔ کسی کو بھوکا نہیں مارتا۔ ہر ایک کی سیری کا اس نے انتظام کیا ہے۔ کسی کو جاہل نہیں رکھنا چاہتا ہر ایک کے لئے علم کے حصُول کی طاقتیں اُس نے مہیا کی ہیں۔ کسی کو ظلمات میں بھٹکتے دیکھنا نہیں چاہتا۔ ہر ایک کے لئے نوُر کے سامان اس نے پَیدا کر دیئے۔ بندہ خود اپنے آپ کو ان چیزوں

سے محروم کر لیتا ہے۔

پس اس آیت میں ایک تو سچّے مومنوں کا ذکر ہے۔ دوسرے اشارۃً اُن کا جو سچّے مومن نہیں۔ تیسرے بنیادی طور پر سچّے مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو انعامات مقرر کئے ہیں ان کا ذکر ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے بتایا یہاں تین بنیادی ایسے انعامات کا ذکر ہے۔

یہاں یہ جو فرمایا کہ مذکورہ صفات رکھنے والے ہی سچّے مومن ہیں۔ وہ صفات پہلی چار آیات میں یہ بتلائی گئی ہیں:۔

نمبر ایک یہ کہ سچّے مومن تقویٰ کے حصُول کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ تقویٰ کے معنیٰ ہیں ایسے اعمالِ صالحہ بجالانا جن کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی امان، حفاظت اور پناہ میں آجائے۔

دوسرے یہ فرمایا کہ سچّے مومن وُہ ہیں جو آپس میں اصلاح کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اصلاح یافتہ معاشرہ پَیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ معاشرہ سے ہر قسم کی گندگی کو دُور کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

اور تیسرے یہ کہ تقویٰ کے حصُول اور اصلاح کی کوشش، ان دو اغراض کے لئے سچّا مومن اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زندگی گذارتا ہے۔

اور چوتھے یہ کہ ایسا سچّا مومن وہ ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اس کا شعار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت تو یہ ہے کہ اس نے اپنی کامل تعلیم، قرآنِ عظیم میں جو احکام دیئے ہیں ان پر انسان کاربند رہے۔ اور رسُول اللہ کی اطاعت

یہ ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معلمِ حقیقی سے قرآنِ عظیم کی جو تفسیر سیکھیں اور ہمارے سامنے بیان کریں ہم کوشش کریں کہ اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے ہوں۔ رسُول اللہ کی اطاعت کے دوسرے معنیٰ یہ ہیں کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآنِ کریم کی جو تفسیر کریں، خدا داد نورِ فراست کے نتیجہ میں، اس کو ہم مضبوطی سے پکڑیں اور اپنی دینی اور دُنیوی ترقیات کے لئے اُس پر عمل کرنا ضروری سمجھیں۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا تیسرا مطلب یہ ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اُسوہ ہمارے سامنے پیش کیا اس کے حُسن اور عظمت سے ہم واقف ہوں اور اپنی زندگی میں بھی اسی حُسن کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے چوتھے معنیٰ یہ ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جو اجتہاد کیا اس اجتہاد کو ہر دوسرے اجتہاد پر فوقیت دیں اور ان پر اُسے بالا سمجھیں اور اپنی فلاح کی بنیاد اُس اجتہاد کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانے میں دیکھیں۔

پھر ان آیات میں اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ سچّے مومن کی پانچویں صفت یہ ہے کہ پہلی چار باتوں کے حصُول کے نتیجہ میں اُس کی کیفیّت یہ ہوتی ہے کہ جب اس کے سامنے اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کا دل، اُس کی رُوح اور اُس کا سارا وجود خشیت اللہ سے بھر جاتا ہے۔

اور چھٹی صفت سچّے مومن کی یہ بتائی کہ جب ان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جائیں تو وہ اُن کے ایمان کو بڑھاتی ہیں۔

آیات کا لفظ قرآن کریم نے دو معانی میں استعمال کیا ہے۔ ایک یہ

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ
وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ (آلِ عمران آیت: ۱۹۱)

کہ زمین و آسمان کی پیدائش میں آیات بھری ہوئی ہیں۔ ہر چیز جو دستِ قدرتِ باری سے ظاہر ہوئی وہ اللہ تعالےٰ کی ایک عظیم آیت ہے۔ اور سچے مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اس حقیقت پر ایمان بھی لائے اور اس حقیقت سے فائدہ اُٹھانے کی ہر آن کوشش بھی کرتا رہے۔ دستِ قدرتِ باری سے ظاہر ہونے والی ہر شے غیر محدود صفات سے متّصف ہے۔ مثلاً خشخش کا ایک دانہ ہی لے لو۔ آج تک انسان خشخش کے دانہ کی ساری کی ساری خصُوصیّات کا علم حاصل نہیں کرسکا۔ ہر نسل پہلے علم پر زیادتی کرتی چلی آئی ہے، زیادتی کرتی چلی جائے گی۔ بظاہر چھوٹی نظر آنے والی چیزیں بھی اپنی عظمت کے لحاظ سے آیات اللہ میں شمار ہوتی ہیں۔ اور انسانی ترقی کا راز اس چیز میں ہے کہ وہ انہیں آیات اللہ سمجھے۔ اور (۲) دوسرے آیات کا لفظ اس معنیٰ میں استعمال ہوُا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو معجزات اور نشانات انسان کو اپنی طرف راہبری کرنے کے لئے دکھائے جاتے ہیں وہ معجزات و نشانات بھی آیت اللہ کہلاتی ہیں۔

اور ہر دو قسم کی آیات کا علم رکھنے کے بعد، ان کی حقیقت سمجھ لینے کے بعد انسان اس بات پر مجبور ہوتا ہے کہ اس سرچشمہ کو جس سے وہ نکلیں اس ہستی کو جس نے انہیں پیدا کیا شناخت کرے اور صرف اس ہستی پر توکّل اور بھروسہ رکھے۔ اور مومن کی، ان آیات میں، ساتویں یہی صفت بیان

کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکّل اور بھروسہ رکھتا ہے اور خدا کے سوا ہر شے کو لاشئے محض سمجھتا ہے۔ نہ اپنے وجود کو کچھ سمجھتا ہے، نہ بڑے سے بڑے انسان پر تکیہ رکھتا ہے، نہ دنیا کی ایجادات کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے، نہ دُنیا کے اموال اس کے دل میں کوئی خوف یا جذب پیدا کرتے ہیں، نہ دنیا کی طاقتیں اسے اپنے ربّ کریم سے دُور لے جانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ تو سچّے مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل رکھنے والا اور اسی سے سب کچھ پانے والا ہے۔

کامل توکّل دو باتوں کا مطالبہ کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں مومن کی آٹھویں صفت یہ بیان ہوئی یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کہ وہ حقوق اللہ پُورے طور پر ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ دل میں کھوٹ نہیں ہوتا، شرک کی ملونی نہیں ہوتی، غیر اللہ کی طرف کوئی رغبت نہیں ہوتی۔

اور نویں صفت ان کی یہ ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کہ اللہ کی مخلوق کے سب حقوق ادا کرنے کے لئے ہر وقت وہ تیار رہتے ہیں۔

جب ہم ان آیات پر غور کرتے ہیں اور جب ہم سچے مومنوں کی وُہ صفات اپنے سامنے رکھتے ہیں جو یہاں بیان ہوئی ہیں تو ہمارے سامنے ہمارا، جماعت احمدیّہ کا اور اس کی ذیلی تنظیموں کا انصار اللہ، خدّام الاحمدیّہ کا پروگرام آجاتا ہے۔ اور اسی کا اس وقت مَیں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اعلان سے قبل یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعتی زندگی کے سَو سال پورے ہونے میں قریبًا دس سال باقی ہیں اور میرے اس پروگرام کا تعلق اِن دس سالوں سے ہے۔

نمبر۱ - علوم رُوحانی کا سیکھنا - اس کے لئے پروگرام یہ ہے کہ عُمر کے لحاظ سے ہر بچّہ قاعدہ یسّرنا القرآن پڑھنے والا ہو - جب مَیں ہر بچّہ کہتا ہوں تو میری مراد ہر احمدی بچّہ سے ہے خواہ وہ شہر میں رہنے والا ہو خواہ وہ دیہات میں رہنے والا ہو خواہ وہ بڑی جماعتوں کا ایک طفل ہو خواہ وہ ایسے خاندان سے تعلّق رکھتا ہو کہ جہاں صرف ایک ہی خاندان احمدی ہے - جتنی جلد ممکن ہو سکے ہر بچّے کو قاعدہ یسّرنا القرآن پڑھا دیا جائے -

ب - یہ علومِ رُوحانی اور علومِ قرآنی کے سیکھنے کے عنوان کے نیچے -

"ب ۱" یہ ہے کہ عمر کے لحاظ سے ہر طفل ہر خادم ہر نیا احمدی ہر پُرانا غافل احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف متوجّہ ہو -

اور "ب ۲" یہ ہے کہ جو قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں وہ قرآن کریم کے معانی اس کی تفسیر پڑھنے کی طرف متوجّہ ہوں -

جب ہم نے یہ کہا کہ ایک سچّا مومن اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت کرتا ہے تو وہ شخص جو یہ جانتا ہی نہیں کہ اللہ تعالےٰ حکم کیا دیتا ہے وہ اس کی کامل اطاعت کیسے کر سکے گا - دوسرے وُہ محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیسے کر سکے گا - جنہوں نے دنیا میں یہ اعلان کیا :-

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ج (یونس آیت : ۱۶)

کہ جو وحی اللہ تعالےٰ کی طرف سے مجھ پر نازل ہوئی ہے مَیں صرف اسی کی اتباع کرنے والا ہوں -

تفسیر قرآن سیکھنے کے لئے ۱:- یہ بات ضروری ہے کہ معلّمِ حقیقی اللہ تعالےٰ

نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود جو تفسیر سکھائی ہمیں اس کا علم ہو پس سارے تو نہیں (میں سمجھتا ہوں سارے نہیں سیکھ سکتے) مگر کثرت سے جماعت احمدیہ میں ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو اُن کتبِ حدیث کو پڑھنے اور جاننے والے ہوں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی تفسیر پائی جاتی ہے۔ اور اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے والے ہوں کہ وہ اس پیاری تفسیر کو ہر احمدی کے کان تک پہنچائیں گے اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تفسیر کی۔ قرآن کریم سے اس کی مثالیں میں دے کے بتا سکتا ہوں لیکن وہ بڑا لمبا مضمون ہے اس واسطے میں چھوڑ رہا ہوں۔ پھر کسی وقت بتا دوں گا۔ یعنی دو تفسیریں ہیں ایک وہ جو اللہ تعالےٰ نے سکھائی خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ اور دوسری وہ تفسیر ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ نور کے نتیجہ میں غود کی۔ پھر اس کے بعد وہ تفاسیر ہیں جو چودہ سو سال پر پھیلی ہوئی ہیں اور چودہ سو سال میں پیدا ہونے والے نئے مسائل کو حل کرتی ہیں۔ اس وعدہ کے مطابق کہ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الواقعة آیت ۷۸ تا ۸۱)

کہ ہر زمانہ میں ہر نسل کے لئے اس نسل کے نئے مسائل حل کرنے کی خاطر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے خدا کی نگاہ میں جو مطہر ہوں گے انہیں ایسی تفاسیر سکھائی جائیں گی۔ اور یہ مطالعہ قرآن کریم کی عظمت ظاہر کرتا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ ہر بگڑے ہوئے ماحول میں جب انسان اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو جائے تو انسان کی مدد کے لئے خدا اور محمدؐ کا قرآن ہی

آتا رہا۔ آتا رہے گا (صلے اللہ علیہ وسلم)

پروگرام نمبر۲ - یہ جو کہا گیا کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش آیاتِ باری سے بھری ہوئی ہے اس میں یہ حکم پنہاں ہے کہ جن علوم کو دنیوی علوم کہا جاتا ہے جن کا تعلق افلاک سے ہے۔ کیمیا سے ہے طبعیات سے ہے، کھانے پینے کی اشیاء سے ہے، زراعت سے ہے، طبّ سے ہے وغیرہ وغیرہ۔ اُن میں بھی خدا کی آیات نظر آتی ہیں اور انہیں بھی اللہ تعالےٰ نے انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور ان کا بھی ایک مسلمان کے لئے سیکھنا ضروری ہے اس لئے آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعت، میری خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اور دنیا پر احسان کرنے کی خاطر، خدا اور رسولؐ کی اطاعت میں ذیوی علوم بھی روحانی نور کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے سیکھنے کی کوشش کرے۔ اور اس دس سال میں یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا کوئی بچہّ بھی میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو۔ اس کی ذمّہ داری امرائے اضلاع پر ہے تنظیم انصار اللہ پر ہے۔ تنظیم خدام الاحمدیّہ پر ہے، جماعت پر ہے۔ پوری کوشش کریں کہ ہر احمدی بچہّ کم از کم میٹرک تک پڑھ جائے دس سال کے اندر اندر اور پھر وہ بچے جب دسویں پاس کریں اور یہ پتہ لگے ہمیں کہ بعض بڑے ذہین ہیں تو ان کے آگے پڑھانے کا جماعت ذمہ لے وہ انتظام کرے۔ تاکہ خدا تعالےٰ نے جو اتنا بڑا ہم پر احسان کیا کہ ہم غریبوں کے گھروں میں ذہین بچے پیدا کر دیئے اور ذہانت سے ہماری جھولیاں بھر دیں ہم ان سے بے اعتنائی کر کے ناشکرے نہ بننے والے ہوں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اپنے شکر گزار بندوں سے پیار کرتا اور وہ جو شکر نہیں

کرتے اس کا، غصّے کی نگاہ ان پر ڈالنا ہے۔

پروگرام کا تیسرا حصّہ یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ بحیثیت جماعت اسلام کے حسین اخلاق پر قائم ہو۔ اور اصلاح یافتہ معاشرہ اپنے ماحول میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ معاشرہ کی بُرائیوں سے خود کو محفوظ رکھنا اور معاشرہ کو بُرائیوں سے بچانا آپ کی ذمّہ داری ہے۔ اور آپ کی یہ ذمّہ داری بھی ہے کہ جو کوئی بھی معاشرہ کو برائیوں سے بچانے کی کوشش میں ہو اس کو آپ کا پُورا تعاون حاصل ہو۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَیں اخلاق کو کامل کرنے کے لئے بھی مبعُوث ہوُا ہوں۔ اس وقت چند موٹی باتیں مَیں آپ کو بتا دُوں:۔

۱۔ کوئی احمدی جھوٹ نہیں بولتا۔

۲۔ کسی احمدی کو گالی دینے کی عادت نہیں ہونی چاہیئے۔ خصُوصًا دیہاتی جماعتیں اس طرف متوجّہ ہوں۔

۳۔ ہر احمدی اپنی بات کا پکّا ہو۔ جو عہد کرے وہ پُورا کرے۔ جو بات کہے اس کے مطابق اس کا عمل ہو۔ اور

۴۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے جو رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں جماعت کے اندر یا باہر اس قسم کی رنجشیں نہ پیدا ہونے دے۔

۵۔ کوئی احمدی اپنے احمدی بھائی سے نہ دوسرے بھائیوں سے لڑائی جھگڑا نہیں کرے گا۔

۶۔ اگر احمدیوں میں باہمی کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو جہانتک

قانونِ ملکی اجازت دیتا ہو اس اختلاف کو جماعتی مصالحت
کے ذریعہ سے دُور کیا جائے۔ اور آپس کی رنجش ہرگز پَیدا
نہ ہونے دی جائے اور نہ کوئی تلخی پَیدا ہونے دی جائے۔
۷۔ کوشش کرو کہ پیار سے رہو۔
۸۔ کوشش کرو کہ پیار کے ساتھ دُنیا کے دل خدا اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے جیتو۔

اگر تم ایسا کرو گے تو خدا کے پیار کو حاصل کر لوگے۔ اگر تم خدا کے پیار کو حاصل کر لوگے تو ہر دو جہان کی نعمتیں تمھیں مِل جائیں گی۔ پھر کسی اَور چیز کی تمھیں ضرورت نہیں رہے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

خلافتِ ثالثہ کے عہدِ مبارک کی تحریکات

ہمارے محبوب امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدا تعالیٰ کے خاص القاء کے ماتحت اپنے بابرکت عہد میں جو مبارک تحریکات جاری فرمائیں ان میں سے چند تحریکات درجِ ذیل ہیں :-

۱ــــ فضلِ عُمر فاؤنڈیشن کی تحریک
۲ــــ تحریکِ تعلیم القرآن۔
۳ــــ وقفِ عارضی کی تحریک۔
۴ــــ وقف بعد ریٹائرمنٹ کی تحریک۔
۵ــــ بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک۔
۶ــــ مجلسِ ارشاد کا قیام۔
۷ــــ اتحاد بین المسلمین کی تحریک۔
۸ــــ تحریکِ جدید کے دفتر سوم کی تحریک۔
۹ــــ چندہ وقفِ جدید کے دفتر اطفال کا اجراء
۱۰ــــ بد رسوم کے خلاف جہاد۔
۱۱ــــ مجالس موصیان کا قیام۔
۱۲ــــ تسبیح وتحمید، درود شریف، استغفار اور خاص دعاؤں کی تحریکات۔
۱۳ــــ سُورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک۔
۱۴ــــ نُصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم۔
۱۵ــــ صد سالہ احمدیہ جوبلی کی تحریک۔
۱۶ــــ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا رُوحانی پروگرام۔
۱۷ــــ غلبۂ اسلام کی صدی کے لئے دس سالہ تحریک ؛